سوال

(90) سوتیلی خالہ سے نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوتیلی خالہ سے نکاح کے متعلق شریعت کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوتیلی خالہ سے نکاح کرنا بالاتفاق حرام ہے اوراس کی حرمت بالکل واضح ہے۔ تعجب ہے کہ اس بارے میں آپ جیسے لوگوں کے دلوں میں کیوں کھٹک باقی ہے؟ خالہ: ماں کی بہن کوکہتے ہیں اورسب جانتے ہیں کہ بہن تین قسم کی ہوتی ہے:

1۔ سگی اور حقیقی یعنی: مادری وپدری اخت لاب ولام

2۔ سوتیلی یعنی: پدری وعلاتی اخت الاب۔

3۔ مادری یعنی: اخیافی اخت الام۔

ان کی حقیقی بہن اپنی حقیقی سگی خالہ ہے اورماں کی سوتیلی بہن خالہ ہے اورماں کی اخیافی بہن اپنی اخیافی خالہ ہے اورقرآن میں: وخالاتکم (النساء: 22) مطلق ہے۔ جس طرواخواتکم مطلق ہے اورتینوں قسموں کی بہنوں کوشامل ہے اورتینوں کی حرمت پرسب کااجماع ہے ٹھیک اس طرح عماتکم اورخالاتکم کے الفاظ تینوں قسم کی پھوپھیوں اورخالاؤں کوشامل ہیں اس لئے ان کی حرمت میں اب سے پہلے کسی اختلاف نہیں ہوا۔ وَالْأَخَوَاتُ مِنَ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ، مِنَ الْأَبَوَيْنِ أَوْ مِنَ الْأَبِ، أَوْ مِنَ الْأُمِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَأَخَوَاتُكُمْ} [النساء: 23] وَلَا تَفْرِيعَ عَلَيْهِنَّ، وَالْعَمَّاتُ أَخَوَاتُ الْأَبِ مِنَ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ، وَأَخَوَاتُ الْأَجْدَادِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَمِنْ قِبَلِ الْأُمِّ، قَرِيبًا كَانَ الْجَدُّ أَوْ بَعِيدًا، وَارِثًا أَوْ غَيْرَ وَارِثٍ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَعَمَّاتُكُمْ} [النساء: 23] وَالْخَالَاتُ أَخَوَاتُ الْأُمِّ مِنَ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ، وَأَخَوَاتُ الْجَدَّاتِ وَإِنْ عَلَوْنَ وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ كُلَّ جَدَّةٍ أُمٌّ، فَكَذَلِكَ كُلُّ أُخْتٍ لِجَدَّةٍ خَالَةٌ مُحَرَّمَةٌ؛ لِقَوْلِهِ تَعَالَى {وَخَالَاتُكُمْ} [النساء: 23] (المغنی: 514/9)

وَالْأَخَوَاتُ تَصْدُقُ عَلَى الْأُخْتِ لِأَبَوَيْنِ، أَوْ لِأَحَدِهِمَا، وَالْعَمَّةُ: اسْمٌ لِكُلِّ أُنْثَى شَارَكَتْ أَبَاكَ أَوْ جَدَّكَ فِي أَصْلَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا (تفسیر فتح القدیر للشوکانی: 445/1)

(تنقیح سوال سابق بعد ازخواندن جواب مذکور)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 210

محدث فتویٰ